تلاوت قرآن مجید کے آداب

مختصر جواب دیں

تاج دار ختم نبوت کے بارے میں آیت مبارکہ کا ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "نہیں ہیں محمد ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ کا ترجمہ

"اور آپ ﷺ نے نہیں پھینکی وہ مشت بھر خاک جب آپ ﷺ نے پھینکی بلکہ وہ اللہ نے پھینکی تھی"۔

قرآن مجید کے مطابق یقیناً واضح گمراہی میں کون پڑ گیا؟

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ) کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً واضح گمراہی میں پڑ گیا۔

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ کا ترجمہ

"بے شک وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا دین کن پر مکمل فرما دیا؟

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے دین کو مکمل فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے کیا قرار دیا؟

اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے انسانوں کے لیے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا۔

مختصر جواب دیں

دیے گئے سوالات کے مختصر دیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کس طرح کرنی چاہیے؟

قرآن مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔

تعوذ اور تسمیہ سے کیا مراد ہے؟

تعوذ سے مراد "أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ" ہے۔ تسمیہ سے مراد "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" ہے۔

تلاوت قرآن مجید کے آداب میں سے کوئی دو آداب لکھیں۔

تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔

تلاوت آہستہ اور بلند دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز سے کسی کے آرام میں خلل نہ ڈالیں۔

قرآن مجید کا مطالعہ کسی نیت سے کرنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور محبت کی دعا کب مانگنی چاہیے؟

اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور محبت کی دعا مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت کیا کرنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔

تلاوت کے آخر میں کس چیز کی دعا مانگنی چاہیے؟

تلاوت کے آخر میں اپنے، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امت مسلمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

تفصیلی جواب دیں

یہاں تفصیلی جواب دیں کے عنوان کے تحت سوالات اور ان کے جوابات دیے گئے ہیں۔

سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

زخرف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں، اس سورت کی آیت چونتیس 34) اور پینتیس 35) میں سونے کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ رکھا گیا۔

سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تین جلیل القدر انبیائے کرام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھے اور مشرکین کے برے انجام کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ سے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنے والوں پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے۔ سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ 36

لوگوں کے درمیان اصل رشتہ ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے، باقی سب رشتے قیامت کے دن کھوکھلے ثابت ہوں گے۔ سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ 67

دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں کیا یاد رکھنا چاہیے؟

دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم آخرت کی طرف بھی سفر کر رہے ہیں۔ سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ 13, 14

قیامت کا یقینی علم کس کے پاس ہے؟

قیامت کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ سُورَۃُ الزُّخۡرُفِ 85

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الدُّخان کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

عربی زبان میں دخان، دھوئیں کو کہتے ہیں۔اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الدُّخان ہے۔

سُورَۃُ الدُّخان کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الدُّخان کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

سُورَۃُ الدُّخان کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

قرآن مجید برکت والی رات یعنی شب قدر میں آسمان زمین پر نازل کیا گیا ہے۔سُورَۃُ الدُّخان

کسی انسان کو اس کا نیک عمل جنت میں نہیں لے جائے گا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا کہ وہ نیک لوگوں کو جنت میں داخل فرمادے۔سُورَۃُ الدُّخان 57

تفصیلی سوالات

سُورَۃُ الزُّخرُف کے تعارف اور مضامین

سُورَۃُ الزخرف کے تعارف اور مضامین کو مد نظر رکھ کر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

زخرف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں،اس سورت کی آیت چونتیس 34)اور پینتیس 35)میں سونے کا ذکر اس پس منظر میں کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سارے کافروں کو سونے ہی سونے سے نہال کر دے۔اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الزُّخرُفِ رکھا گیا ہے۔سُورَۃُ الزُّخرُفِ مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔یہ وہ زمانہ تھا جب دعوت حق کے خلاف قریش کی سازشیں اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔

سُورَۃُ الزُّخرُفِ میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔تین جلیل القدر انبیائے کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔اس سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھے اور مشرکین کے برے انجام کا بیان ہے۔

جاہلیت کے زمانے میں ایک انتہائی وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورت کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچی کو زندہ دفن کر دیتا تھا۔

سُورَۃُ الزُّخرُفِ میں اس برے عمل کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الدُّخان

اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو قحط سے کیسے نجات عطا فرمائی؟

ابو سفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرما دی۔

سُورَۃُ الدُّخان میں کس قوم کی مثال بطور عبرت بیان کی گئی ہے؟

سُورَۃُ الدُّخان میں آل فرعون کی مثال بطور عبرت بیان کی گئی ہے۔ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الدُّخان پر نوٹ

سُورَۃُ الدُّخان مکی سورت ہے۔اس میں انسٹھ 59 آیات ہیں۔ عربی زبان میں دخان دھوئیں کو کہتے ہیں۔اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الدُّخان ہے۔

سُورَۃُ الدُّخان مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے ایک شدید قحط میں مبتلا فرمایا۔اس موقع پر لوگ چمڑا تک کھانے پر مجبور ہوئے اور ابو سفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرما دی۔ لیکن (جب قحط دور ہو گیا تو یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔ صحیح بخاری 4821

سُورَۃُ الدُّخان کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

سُورَۃُ الدُّخان میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید برکت والی رات یعنی شب قدر میں آسمان زمین پر نازل کیا گیا ہے۔اس سورت کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔آل فرعون کی مثال بطور عبرت بیان کی گئی ہے۔ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔ سورت کے آخر میں اہل جہنم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہل جنت پر مختلف انعامات کی خوش خبری دی گئی ہے۔

مختصر جواب دیں

پرہیز گاروں کا دوست کون ہے؟

اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کا دوست ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب کیا ہیں؟

تکبر کرنا، آخرت کو بھلا دینا، بُرے اعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کے بجائے اس کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب ہیں۔

سُورَۃُ الجَاثِیَۃ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جاثیۃ عربی زبان میں گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان ہے۔ سُورَۃُ الجَاثِیَۃ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔اس سورت میں یہ ذکر آیا ہے۔اس لیے اس سورت کا نام

سُورَۃُ الجَاثِیَۃِ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

سورۃ الجاثیۃ کے آغاز میں قرآن مجید کی طرف دعوت دی گئی ہے اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ نرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ سورت کے آخر میں قیامت کے حالات کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الجَاثِیَۃِ کے کوئی سے دو علمی و عملی نکات تحریر کیجیے۔

جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسے ہی پہنچتا ہے اور کوئی بڑا عمل کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اس کو ہوتا ہے۔ سُورَۃُ الجَاثِیَۃِ 15

ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کا دوست ہے۔ سُورَۃُ الجَاثِیَۃِ 19

تفصیلی جواب دیں

قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں

معنی	لغت	معنی	لغت
دو پھیلاتا ہے	یبث	اللہ نے نازل فرمایا	انزل اللہ
رات	اللیل	ہوائیں	الریاح
اللہ نے نازل فرمایا	انزل اللہ	اس نے زندہ فرمایا	احیا
ہوائیں	الریاح	وہ یقین رکھتے ہیں	یوقنون

آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ

ترجمہ بے شک آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

وَفِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَمَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ

ترجمہ اور تمھاری پیدائش میں اور جانوروں میں بھی جنھیں وہ اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

سورۃ الجاثیۃ پر تفصیلی نوٹ

جاثیۃ عربی زبان میں گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان ہے۔ **سُورَۃُ الجَاثِیَۃِ** کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ ذکر آیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام

مختصر جواب دیں

سورۃ ق کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سورۃ ق ان سورتوں میں سے ہے جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔اس سورت کا نام بھی حروف مقطعات میں "ق" پر رکھا گیا ہے۔

سورۃ ق کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سورۃ ق کا مرکزی مضمون قیامت ہے۔

سورۃ ق کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے،اللہ تعالیٰ ہماری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔سورۃ ق 16

موت آکر رہے گی،اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔سورۃ ق 19

سورۃ ق کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

سورۃ ق میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔اس سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ عظیم قدرتوں والا اللہ تعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔

قرآن مجید سے فائدہ کون لوگ اٹھا سکتے ہیں؟

قرآن مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔سورۃ ق 45

تفصیلی جواب دیں

سُورۃُ ق پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ

سورۃ ق ان سورتوں میں سے ہے جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔اس سورت کا نام بھی حروف مقطعات میں "ق" پر رکھا گیا ہے۔

یہ سورت اس دور میں نازل ہوئی جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔اسلام اور جاہلیت میں کش مکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی جد و جہد کو ناکام بنانے کے لیے طعنے دینے شروع کر دیے تھے۔

(حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سورۃ ق سے خاص محبت تھی۔ آپ ﷺ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نماز عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔ صحیح مسلم 891

سورۃ ق میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔اس سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ عظیم قدرتوں والا اللہ تعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔

اس سورت میں یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔وہ ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور ہماری آنکھوں،کانوں اور دل کا ہمیں دینا پڑے گا۔ہمیں میدان حشر میں جمع کیا جائے گا۔قیامت کے دن لوگوں کو ان کے نامہ اعمال دیے جائیں گے،حساب کتاب ہو گا،نیک لوگ جنت اور برے لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔اس سورت میں نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الذّٰرِیَاتِ

سورۃ الذاریات کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

سورۃ الذاریات ذاریات کا معنی ہے ذرات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ان ہواؤں کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام ہے۔

سورۃ الذاریات کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے؟

ہے۔ **قیامت اور آخرت** سورۃ الذاریات کا مرکزی مضمون

سورۃ الذاریات کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے؟

(ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔ سُورَۃُ الذّٰرِیَاتِ 25

(اللہ تعالیٰ نے ہی کائنات کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اسے وسعت عطا فرما رہا ہے۔ سُورَۃُ الذّٰرِیَاتِ 47

انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟

انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

سورۃ الذاریات میں کس نبی کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے؟

سورۃ الذاریات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے۔

قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں

ترجمہ	الفاظ
نصیحت	الذکری
فائدہ دیتی ہے	تنفع
میں نے پیدا کیا	خلقت
انسان	الانس
نصیحت	الذکری
ہلاکت ہے	ویل

تفصیلی جواب دیں

آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ آپ ﷺ) اہل ایمان کو نصیحت کرتے رہے پس بے شک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

ترجمہ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ

سورۃ الذاریات: تعارف، ترجمہ تو بے شک جنھوں نے ظلم کیا ان کے لیے عذاب کا) ویسا ہی حصہ ہے جیسا کہ ان کے پچھلے) ساتھیوں کا حصہ تھا تو وہ مجھ سے عذاب کی) جلدی نہ کریں۔

پس منظر اور مضامین

تعارف و وجہ تسمیہ

ذاریات کا معنی ہے ذرات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ان ہواؤں کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الذاریات ہے۔

مرکزی مضمون

سورۃ الذاریات کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت ہے۔

تفصیلی مضامین

قیامت کی یقین دہانی: سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔

منکرین کی مذمت: قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

اہلِ جنت کا تذکرہ: اہل جنت کی صفات اور ان کے اچھے انجام کا ذکر ہے۔ پرہیزگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے جنھیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ سرخرو ہوئے۔

اللہ کی رضا کی ترغیب: ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیے۔

انبیاء کے واقعات: *حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی اور فرشتوں کی طرف سے انہیں ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت کا ذکر ہے۔

نافرمان قوموں یعنی آلِ فرعون، قومِ نوح، عاد، ثمود اور قومِ لوط کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

تخلیق کا مقصد: بتایا گیا ہے کہ جنات اور انسانوں کی تخلیق کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

انجامِ بد: آخر میں نافرمانوں کے لیے ہلاکت کی بری خبر دی گئی ہے۔

سورۃالطُّور کے حل شدہ مشقی سوالات

مختصر جواب دیں

سورۃالطُّور کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا ہے، اس سورت کی پہلی آیت میں اس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الطور ہے۔

سورۃالطُّور کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے

توحید، رسالت اور آخرت سورۃالطُّور کا مرکزی مضمون

کا بیان ہے۔

سورۃالطُّور کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے

(اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ سُورَۃُ الطُّورِ 8

سورۃالطُّور میں درج ذیل پانچ چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے: (ہمیں صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیے۔ سُورَۃُ الطُّورِ 48

طور پہاڑ
لکھی ہوئی کتاب
بیت المعمور
اونچی چھت
اٹھتا ہوا سمندر

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ النَّجۡمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ مختصر جواب دیجیے۔

سُورَۃُ النَّجۡمِ کا مرکزی ہے۔ **سُورَۃُ النَّجۡمِ** نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں،اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے،اس لیے اس سورت کا نام مضمون تحریر کیجیے۔

"حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی صداقت کا بیان" سُورَۃُ النَّجۡمِ کا مرکزی مضمون ہے

سُورَۃُ النَّجۡمِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔ سُورَۃُ النَّجۡمِ 32

جو شخص بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہے اس کے چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ سُورَۃُ النَّجۡمِ 32

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الطُّورِ

سُورَۃُ الطُّورِ میں قرآن مجید کا کیا تعارف کروایا گیا ہے؟

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے قرآن مجید نہ شاعری ہے اور نہ کسی انسان کا بنایا ہوا کام، بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ سُورَۃُ الطُّورِ 29-31

سُورَۃُ الطُّورِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔ .

سُورَۃُ الطُّورِ مکی سورت ہے۔اس میں انچاس (49) آیات ہیں۔

طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا ہے،اس سورت کی پہلی آیت میں اس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے۔اس لیے اس سورت کا نام ہے۔ **سُورَۃُ الطُّورِ**

طور پہاڑ مصر میں ہے اس پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا اور اس پر اپنی تجلی بھی نازل فرمائی تھی، جس کی وجہ سے پہاڑ جل گیا تھا۔ طور پہاڑ کو کوہ سینا اور جبل موسیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ التین میں اس پہاڑ کو "طور سینین" کا نام بھی دیا گیا ہے۔

سُورَۃُ الطُّورِ کا مرکزی مضمون توحید و رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ سُورَۃُ الطُّورِ میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آکر رہے گا۔اس دن نافرمان اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جب کہ فرماں بردار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کے دیے گئے ہیں اور انھیں عذاب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ النَّجۡمِ کے بعد کا واقعہ

سُورَۃُ النَّجۡمِ کے نازل ہونے کے بعد کیا انوکھا واقعہ پیش آیا؟

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سُورَۃُ النَّجۡمِ کے نازل ہونے کے بعد اسے ایک ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔ جس وقت آپ ﷺ نے سجدے کی آیت تلاوت فرمائی تو آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے تو سجدہ کیا ہی تھا، اس وقت جو مشرکین موجود تھے، انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس سورت کے سننے میں وہ ایسا مشغول ہوئے کہ اس سورت کی تاثیر نے انھیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

قیامت کے دن انسان کو بدلے میں کیا ملے گا؟

قیامت کے دن انسان کو بدلے میں وہی کچھ ملے گا جس کے لیے اس نے دنیا میں محنت کی ہو گی۔ سُورَۃُ النَّجۡمِ 39

تفصیلی جواب دیں

قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں

ترجمہ	الفاظ	ترجمہ	الفاظ
نہیں ہے	لَيۡسَ	اس نے کوشش کی	سَعَى
ہنسایا	اضحک	وہ نہلاتا ہے	الذ کر
بدلہ	الجزاء	مادہ	الا نثى

آیات قرآنی کا ترجمہ لکھیں

وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

ترجمہ اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

وَاَنَّ سَعۡيَهٗ سَوۡفَ يُرٰى

ترجمہ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡيَا

ترجمہ اور بے شک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَيۡنِ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰى

ترجمہ اور بے شک اس نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔

سُورَۃُ النَّجۡمِ کا تعارف، پس منظر اور مضامین

سُورَۃُ النَّجۡمِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں

تعارف اور وجہ تسمیہ

سُورَۃُ النَّجۡم ایک مکی سورت ہے جس میں کل 62 آیات ہیں۔ عربی زبان میں نجم ستارے کو کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ النَّجۡم رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون

اس سورت کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی صداقت اور آپ ﷺ کی نبوت کا برحق ہونا ہے۔

خاص اعزاز اور پہلا سجدہ

:یہ پہلی سورت تھی جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔ اس حوالے سے ایک اہم واقعہ درج ذیل ہے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد اسے ایک ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔

جس وقت آپ ﷺ نے سجدے کی آیت تلاوت فرمائی تو آپ ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔

مشرکین اس سورت کو سننے میں اس قدر مشغول ہوئے کہ کلام کی تاثیر نے انہیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ القَمَرِ: وجہ تسمیہ اور مرکزی مضمون

سُورَۃُ القَمَرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا عظیم معجزہ بیان ہوا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی نبوت **"شق قمر"** کے معنی **چاند** کے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں ہی **"قمر"** عربی زبان میں کی تائید میں پیش آیا تھا۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام **سُورَۃُ القَمَرِ** رکھا گیا ہے۔

سُورَۃُ القَمَرِ کا مرکزی مضمون

:اس سورت کا مرکزی مضمون درج ذیل ہے

"حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کرنے والوں کے عبرتناک انجام کا بیان۔"

اس میں سابقہ قوموں (جیسے قومِ نوح، عاد، ثمود اور قومِ لوط) کے قصص بیان کر کے قریشِ مکہ کو خبردار کیا گیا ہے کہ حق کو جھٹلانے کا نتیجہ ہمیشہ تباہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

سُورَۃُ القَمَرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے

قرآن مجید میں پچھلی قوموں کا ذکر اس لیے ہے کہ ہم ان کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ سُورَۃُ القَمَرِ 4

نافرمان قومیں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتیں اور عذاب سے دوچار ہوتی ہیں۔ سُورَۃُ القَمَرِ 5

چاند کے ٹکڑے ہو جانے کے واقعے کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے

ایک مرتبہ مکہ والوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ اس واقعہ کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری 3636

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کس کام کے لیے آسان بنا دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ ہمیں قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ سُورَۃُ القَمَرِ 17

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ القَمَرِ کا تعارف اور مضامین

سُورَۃُ القَمَرِ مکی سورت ہے۔اس میں پچپن 55 آیات ہیں۔

ہے۔ **سُورَۃُ القَمَرِ** قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔اس سورت کے آغاز میں شق قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔اس لیے اس سورت کا نام

ایک مرتبہ مکہ والوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ صحیح بخاری 3636) یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔اس واقعہ کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔

مرکزی مضمون

اس سورت کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ کی دعوت کا انکار کرنے والوں کے انجام کا بیان ہے۔

اہم واقعات اور تذکرے

سورت کے آغاز میں معجزہ شقِ قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

:عبرت کے طور پر پانچ نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے

قومِ نوح علیہ السلام

عاد

ثمود

قومِ لوط علیہ السلام

آلِ فرعون

نصیحت اور دعوتِ فکر

برے انجام سے بچنے کے لیے اس سورت میں نصیحت حاصل کرنے کی دعوت چار بار دی گئی ہے۔ ساتھ ہی یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے بہت آسان بنا دیا ہے۔

سورت کا اختتام

سورت کے آخری حصے میں آخرت کا حال بیان کیا گیا ہے، جہاں ایک طرف نافرمانوں کے عبرت ناک انجام کا ذکر ہے، تو دوسری طرف فرماں برداروں کے لیے بہترین جزا اور اچھے انجام کی نوید دی گئی ہے۔

سُورَۃُالرَّحۡمٰنِ- حل مشقی سوالات

مختصر جواب دیں

سوال1: سُورَۃُالرَّحۡمٰن کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

رحمن کا معنی ہے "وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو"۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہی صفاتی نام موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُالرَّحۡمٰن ہے۔

سوال2: سُورَۃُالرَّحۡمٰن کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُالرَّحۡمٰن کا مرکزی مضمون دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے۔

1 سوال3: سُورَۃُالرَّحۡمٰن کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ .

انسان اور جنات دونوں صاحبِ اختیار مخلوق ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔ .

سوال4: سُورَۃُالرَّحۡمٰن کی کوئی ایک نمایاں خصوصیت تحریر کیجیے؟

سُورَۃُالرَّحۡمٰن وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنات دونوں کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔

سوال5: سُورَۃُالرَّحۡمٰن کے مطابق نیکی کا بدلہ کیا ہے؟

سُورَۃُالرَّحۡمٰن (آیت نمبر 60) کے مطابق نیکی کا بدلہ تو عمدہ اور اچھا (یعنی احسان کا بدلہ احسان) ہے۔

تفصیلی جواب دیں

سورۃ الرحمن پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔ -

سورۃ الرحمن مدنی سورت ہے۔اس میں اٹھہتر 78 آیات ہیں۔رحمن کا معنی ہے وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو۔اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالی کا یہی صفاتی نام موجود ہے،اس مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الرَّحۡمٰنِ ہے۔یہ سورت قرآن مجید کی حسین ترین سورت ہے، جسے عروس القرآن یعنی قرآن مجید کی زینت کہا جاتا ہے۔اس سورت میں ایک آیت "فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ" اکتیس 31 مرتبہ دہرائی گئی ہے۔سُورَۃُ الرَّحۡمٰنِ کا مرکزی مضمون دنیا اور آخرت میں اللہ تعالی کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کی پہلی آیت میں "واقعہ" کا لفظ آیا ہے، جس سے مراد قیامت ہے، اس کے نام پر سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

قیامت اور آخرت کا بیان سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کا مرکزی مضمون ہے۔

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

قیامت واقع ہو کر رہے گی، قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ 1-2

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا بہت شان والا کلام ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے اور اس کا ادب و احترام بھی کرنا چاہیے، ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں اسے چھونا نہیں چاہیے۔ سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ 77-80

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کی نفسیات میں ایک حدیث نبوی تحریر کیجیے۔

(دراصل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہو گا۔ الجامع الصغیر للسیوطی 8923

جمعہ والے جنت میں کیا نہیں سنیں گے؟

(جمعہ میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی اور اہل جنت کوئی بے کار اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔ سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ 12-40

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو کیسے پیدا فرمایا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو عدل و توازن کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔

سُورَۃُ الرَّحۡمٰنِ میں کس بات سے منع فرمایا گیا ہے؟

سُورَۃُ الرَّحۡمٰنِ میں اللہ تعالیٰ نعمتوں کی ناشکری کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

صاحب اختیار مخلوق سے کیا مراد ہے؟

انسان اور جنات دونوں صاحب اختیار مخلوق ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔

سُورَۃُ الرَّحۡمٰنِ میں سمندروں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

ترجمہ اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں اپنی حد سے نہیں بڑھتے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ مکی سورت ہے۔اس میں چھیانوے 96) آیات ہیں۔ سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کی پہلی آیت میں "واقعہ "کا لفظ آیا ہے، جس سے مراد قیامت ہے، اسی نام پر سورت کا رکھا گیا ہے۔ **سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ**

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔الجامع الصغیر للسیوطی 8923

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔اس سورت میں انتہائی تفصیل کے ساتھ قیامت کے حالات بتائے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ آخرت میں تمام انسان اپنے انجام کے لحاظ سے تین مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا ہوگا جو ایمان اور عمل صالح کے لحاظ سے اعلیٰ ترین مرتبے کے حامل ہیں۔دوسرا گروہ ان عام مسلمانوں کا ہوگا جنھیں نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تیسرا گروہ کافروں کا ہوگا جنھیں اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ پھر ان تینوں گروہوں کو جن حالات سے واسطہ پیش آئے گا، اس کی ایک جھلک بہت مؤثر انداز میں دکھائی گئی ہے۔

اس کے بعد انسان کو خود اس کے اپنے وجود اور ان نعمتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا کر اس کی وحدانیت یعنی اس کے ایک ہونے کا اعتراف کرے اور توحید پر ایمان لائے۔

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ کے آخر میں قرآن مجید کی سچائی کا بیان فرماتے ہوئے انسان کو اس کی موت کا وقت یاد دلایا گیا ہے۔آدمی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو نہ تو خود اپنی موت سے چھٹکارا پا سکتا ہے نہ اپنے کسی محبوب کو موت سے بچا سکتا ہے۔ لہٰذا جو پروردگار موت اور زندگی کا مالک ہے، وہی مرنے کے بعد بھی انسان کے انجام کا فیصلہ کرنے کا حق بھی رکھتا ہے۔ انسان کا کام یہ ہے کہ اس کی عظمت کے آگے سر جھکا دے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الْمُلْکِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

عربی زبان میں ملک کا معنی ہے بادشاہی، اس سورت کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمُلْکِ ہے۔

سُورَۃُ الْمُلْکِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الْمُلْکِ کا مرکزی مضمون توحید، رسالت اور آخرت ہے۔

سُورَۃُ الْمُلْکِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔ ہمارے سینوں میں چھپے ہوئے راز بھی اس کے علم میں ہیں۔ سُورَۃُ الْمُلْکِ 13-14

ہمیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے، جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔ سُورَۃُ الْمُلْکِ 16-18

سُورَۃُ الْمُلْکِ کی فضیلت تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الْمُلْکِ بہت فضیلت والی سورت ہے، اس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ سنن ترمذی 2891

سُورَۃُ الْمُلْکِ کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

سُورَۃُ الْمُلْکِ کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔ سُورَۃُ الْمُلْکِ

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الْمُلْکِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سُورَۃُ الْمُلْکِ مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔ ملک کا معنی ہے بادشاہی، اس سورت کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمُلْکِ ہے۔ سُورَۃُ الْمُلْکِ بہت فضیلت والی سورت ہے، اس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قرآن مجید میں تیس (آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ جامع ترمذی 2891

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک سُورَۃُ السَّجْدَۃِ اور سُورَۃُ الْمُلْکِ کی تلاوت نہ فرما لیتے۔ جامع ترمذی 2892)

سُورَۃُ الْمُلْکِ کا مرکزی مضمون توحید و رسالت اور آخرت ہے۔ سُورَۃُ الْمُلْکِ میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک دن اپنی انتہا کو پہنچے گی جن لوگوں نے اس کے اندر بالکل اندھے بہرے بن کر زندگی گزاری وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے اور جنھوں نے اپنی عقل و فہم سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے وہ اجر عظیم کے مستحق ٹھہریں گے۔

اس سورت میں کائنات کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا بیان ہے۔ کفر کے ہولناک نتائج سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نافرمان بندوں کو دنیا اور آخرت میں سزا دینے پر قادر ہے۔

سُورَۃُ القَلَم

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ القَلَم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سُورَۃُ القَلَم اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام ہے۔

سُورَۃُ القَلَم کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ القلم کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان ہے۔

سُورَۃُ القلم کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

قلم، سیاہی اور کتاب علم کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے۔ سُورَۃُ القَلَم 1

کنجوسی کی وجہ سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ سُورَۃُ القَلَم 17-20

سُورَۃُ القلم میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

سُورَۃُ القلم میں فرمایا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔

سورۃ القلم کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

اس سورت کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دل جوئی اور آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ القَلَم تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ

سُورَۃُ القلم مکی سورت ہے۔ اس میں باون 52) آیات ہیں۔

اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی لیے اس سورت کا نام

سُورَۃُ القَلَم

سُورَۃُ القلم کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان ہے۔

سُورَۃُ القلم کے شروع میں قلم کی قسم اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے علم کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو صبر کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا نہایت بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی طرف سے خود دیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے مشرک سردار آپ ﷺ کو دین کی تبلیغ سے روکنا چاہتے تھے۔ اس سورت میں ان سرداروں کی برائیاں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں میں ایسی برائیاں موجود ہوں ان سے بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ جو لوگ بھی ایسے کرداروں کے پیچھے چلیں گے ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

اس سورت میں باغ والوں کا واقعہ بیان ہوا ہے جنھوں نے کنجوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ ان لوگوں کے آخرت کے انجام کا بیان ہے۔

اس سورت کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دل جوئی اور آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الحاقۃ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سُورَۃُ حاقہ کا معنی ہے وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جس کا تذکرہ اس سورت میں آیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام **الحَآقَّۃ**

ہے۔

سورۃ الحاقۃ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سورۃ الحاقۃ کا مرکزی مضمون

قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیا اور **قیامت و آخرت کے مناظر**

کا بیان ہے۔

سورۃ الحاقۃ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

قیامت کے دن ہمارے تمام راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔۔ سُورَۃُ الحَآقَّۃ 18 -1

قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔ سُورَۃُ الحَآقَّۃ 48 -2

قیامت کے دن کس کا کوئی ساتھی نہیں ہوگا؟

اللہ تعالیٰ پر یقین نہ رکھنے والے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دلانے والے کا قیامت کے دن کوئی ساتھی نہ ہوگا۔ سورۃ الحاقۃ 35-34

سورۃ الحاقۃ میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

سورۃ الحاقۃ میں قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صور پھونکتے ہی زمین و آسمان پر عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو اس دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے اور جن کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم میں ہوں گے۔

تفصیلی جواب دیں

سورۃ الحاقۃ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔ -

وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو حاقہ کا معنی ہے

سُورَۃُ الحَآقَّۃ ۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جس کا تذکرہ اس سورت میں آیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام
ہے۔ اس سورۃ الحاقۃ کا مرکزی مضمون ِ قیامت و آخرت کے مناظر اور قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیار کا بیان ہے۔

سورۃ الحاقۃ کے شروع میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان ہوا ہے۔ قوم ثمود کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے، جب کہ قوم عاد پر آندھی کا عذاب بھیجا گیا۔ قوم لوط کی بستی کو الٹا دیا گیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا گیا۔

پھر قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صور پھونکتے ہی زمین و آسمان پر عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو اس دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم میں ہوں گے۔

اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ ﷺ پر رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے مطابق قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔

مختصر جواب دیں

سوال: سُورَۃُ الْمَعَارِجِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: معارج کا معنی ہے سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمَعَارِجِ ہے۔

سوال: سُورَۃُ الْمَعَارِجِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے؟

جواب: سُورَۃُ الْمَعَارِجِ کا مرکزی مضمون قیامت کی دہشت اور دوزخ کے احوال کا بیان ہے۔

سوال: الْمَعَارِجِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے؟

لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سُورَۃُ الْمَعَارِجِ:6-27 (۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک بہت طویل دن ہو گا۔ (سُورَۃُ الْمَعَارِجِ:14

سُورَۃُ الْمَعَارِجِ میں اہل جنت کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

سُورَۃُ الْمَعَارِجِ میں اہل جنت کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں

نماز قائم کرنا
قیامت پر یقین رکھنا
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا
امانتوں کی حفاظت کرنا
گواہی پر قائم رہنا

سُورَۃُ الْمَعَارِجِ کے آخر میں کس کی بدحالی کا بیان ہے؟

سُورَۃُ الْمَعَارِجِ کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا بیان ہے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الْمَعَارِجِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ

سورۃ المعارج مکی سورت ہے۔ اس میں چوالیس 44 آیات ہیں۔ معارج کا معنی ہے سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سورۃ المعارج ہے۔ سورۃ المعارج کا مرکزی مضمون قیامت، حشر اور دوزخ کے احوال کا بیان ہے۔

سورۃ المعارج کے شروع میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اس میں اہل جہنم کے جرائم اور اہل جنت کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں اہل جنت کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں

۔ گواہی پر قائم رہنا۔ 6۔ امانتوں کی حفاظت کرنا۔ 5۔ شرم گاہوں کی حفاظت کرنا۔ 4۔ رب کے عذاب سے ڈرنا۔ 3۔ نماز قائم کرنا۔ 2۔ قیامت پر یقین رکھنا۔ 1

اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا بیان ہے۔

مختصر جواب دیں

مختصر دیجیے .

سُورَۃُ نوح کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ہے۔ **سُورَۃُ نوح** سُورَۃُ نوح میں اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کے حالات کا بیان ہوا ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام

سُورَۃُ نوح کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے

ہے۔ " **حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا بیان** " سُورَۃُ نوح کا مرکزی مضمون

سُورَۃُ نوح کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے

اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے والے کے نہ صرف گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے بلکہ دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ سُورَۃُ نوح 10-12

ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ سُورَۃُ نوح 28 -2

حضرت نوح علیہ السلام کا مختصر تعارف پیش کیجیے

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر تھے۔آپ علیہ السلام نے نو سو پچاس 950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔

ہمیں کس کس کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے؟

ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ سُورَۃُ نوح 28

تفصیلی جواب دیں

درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں .3

ترجمہ	الفاظ
مختلف حالتوں سے گزار کر	أَطْوَارًا
اوپر نیچے	طِبَاقًا
فرش	بِسَاط
کھلے راستے	سُبُلًا فِجَاجًا

درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں .

وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَرًا

ترجمہ اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمھاری مدد فرمائے گا اور تمھارے لیے باغات اگائے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری فرمائے گا۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

ترجمہ اور اس اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔

سُورَۃُ نوح پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سُورَۃُ نوح مکی سورت ہے۔اس میں اٹھائیس 28 آیات ہیں۔سُورَۃُ نوح میں اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کے حالات کا بیان ہوا ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ نوح ہے۔سُورَۃُ نوح کا مرکزی مضمون حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا بیان ہے۔حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس 950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔انھوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے منع فرمایا۔آپ نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور مجمع میں بھی، خفیہ طور پر بھی سمجھایا اور اعلانیہ بھی۔مگر قوم نے ان کی بات نہ مانی۔قوم نے آپ کی دعوت سن کر انگلیاں کانوں میں ڈال لیں، آپ علیہ السلام کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے استغفار کرنے کی تلقین کی اور انھیں استغفار کی برکات بھی بتائیں، لیکن قوم ان سے لڑتی جھگڑتی رہی۔اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اب ان سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تو آپ علیہ السلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں اور ایمان والوں کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان سے پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور پہاڑ جیسی موجیں اٹھنے لگیں۔پھر جب طوفان کے اختتام کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا اور آسمان کو پانی برسانے سے روک دیا۔چناں چہ طوفان تھم گیا اور طوفان کا پانی خشک ہو گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ایک پہاڑ جودی پر جا کر رک گئی۔کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔

سُورَۃُ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کے مراحل، ان کے طویل صبر وانتظار اور بالآخر ان کی قوم کے عذاب میں مبتلا ہونے کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔اس کا مقصد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تسلی دینا اور آپ ﷺ کی قوم کو یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے صبر وانتظار کے کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کے صبر کی وجہ سے اپنی مدد عطا فرمائی تھی۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الْجِنِّ

سُورَۃُ الْجِنِّ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

اس سورت میں جنات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْجِنِّ ہے

۔سُورَۃُ الْجِنِّ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے؟

سُورَۃُ الْجِنِّ کا مرکزی مضمون جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الْجِنِّ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے؟

انسانوں کی طرح جنات بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں، قیامت کے دن ان سے بھی سوال و ہوگا۔ سُورَۃُ الْجِنِّ 21

جنات میں بھی بعض نیک اور ایمان والے ہیں، بعض بُرے اور ظالم ہیں۔ سُورَۃُ الْجِنِّ 15-11

جنات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جنات کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ جنات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جنات میں بھی مرد اور عورت ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جنات پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو ماننا اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنات عموماً دکھائی نہیں دیتے اور ان کی رسائی آسمانوں تک ہے۔

سُورَۃُ الْجِنِّ میں علم غیب کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

سُورَۃُ الْجِنِّ میں علم غیب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ غیب کا مکمل علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ اپنے رسولوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے۔ سُورَۃُ الْجِنِّ 27-26)

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الْجِنِّ پر تفصیلی نوٹ

سُورَۃُ الْجِنِّ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں .

سُورَۃُ الْجِنِّ اس سورت میں جنات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام

ہے۔

جنات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جنات میں بھی مرد اور عورت ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جنات پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو ماننا اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنات عموماً دکھائی نہیں دیتے اور ان کی رسائی آسمانوں تک ہے۔

سُورَۃُ الْجِنِّ کا مرکزی مضمون جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الْجِنِّ کے شروع میں جنات کے قرآن مجید سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ شرک سے منع کیا گیا ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

سورت کے آخر میں فریضہ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الْجِنِّ میں مکہ مکرمہ کے حکمرانوں کو آئینہ دکھایا جارہا ہے کہ جس قرآن مجید سے ان انکاری ہیں اور اس میں عیب نکالتے ہیں اور کان جھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کو جنوں کی ایک جماعت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس کی دعوت کو پھیلانے کے لیے کمربستہ ہو جاتی ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ المُزَّمِّل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

مزمل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے،اس کے معنی ہے چادر میں لپیٹنے والے۔اس سورت میں آپ ﷺ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ المُزَّمِّل ہے۔

سُورَۃُ المُزَّمِّل کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ المُزَّمِّل کا مرکزی مضمون اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان ہے۔

سُورَۃُ المُزَّمِّل کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے؟

ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیے۔سُورَۃُ المُزَّمِّل 8

قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہو گی کہ بچوں کو بھی بوڑھوں جیسا کر دے گی۔سُورَۃُ المُزَّمِّل 17

اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟ iv)

رات کو نیند سے اٹھ کر نماز تہجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔سُورَۃُ المُزَّمِّل 6

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ المُزَّمِّل کب نازل ہوئی؟

سُورَۃُ المُزَّمِّل بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔اس سے پہلے صرف سُورَۃُ العَلَقِ اور سُورَۃُ المُدَّثِّر کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔

سُورَۃُ المُزَّمِّل پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

مزمل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے،اس کے معنی ہے چادر میں لپیٹنے والے۔اس سورت میں آپ ﷺ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ المُزَّمِّل ہے۔

یہ سورت بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔اس سے پہلے صرف سُورَۃُ العَلَقِ اور سُورَۃُ المُدَّثِّر کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔سُورَۃُ المُزَّمِّل کا مرکزی مضمون اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان ہے۔

سُورَۃُ المُزَّمِّل کے شروع میں اسلام کی دعوت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خصوصی احکام عنایت فرمائے گئے ہیں۔جن میں رات کو تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا شامل ہے۔جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد بھی عمل کرتی رہی۔

سورت کے دوسرے حصے میں تہجد میں یہ رعایت دی گئی ہے کہ جتنا قرآن مجید پڑھنا آسانی سے ممکن ہو پڑھ لیا جائے۔سُورَۃُ المُزَّمِّل کے آخر میں نماز مذکورہ،اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

مدثر کے معنی ہیں چادر یا لحاف اوڑھنے والے۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ اس سورت میں آپ ﷺ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

ہمیں اپنے لباس اور کردار دونوں کو پاک و صاف رکھنا چاہیے۔ کسی غرض کے بغیر دوسروں سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اور صرف اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھنی چاہیے۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ میں جہنم میں لے جانے والے کون سے گناہ بتائے گئے ہیں؟

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ میں اہل جہنم کے اہم جرائم بیان کیے گئے ہیں جس کے مطابق وہ نماز نہیں پڑھتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، فضول بحثوں اور دین کا مذاق اڑانے میں مشغول رہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کب نازل ہوئی؟

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ

کی ابتدائی سات آیات سُورَۃُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

مدثر کے معنی ہیں چادر یا لحاف اوڑھنے والے۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ اس سورت میں آپ ﷺ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

اس سورت کی ابتدائی سات آیات سُورَۃُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔ پہلی وحی میں صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کے اعلان کا وقت آگیا ہے اور سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات میں آپ ﷺ کو فرائض نبوت سے آگاہ کیا گیا اور ان کے ادا کرنے کے لیے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔

سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان ہے۔ سُورَۃُ الْمُدَّثِّرِ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو فریضہ رسالت کے متعلق اہم احکام دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ آخرت کا انکار کرنے والوں کا کردار بیان کیا گیا ہے۔

جہنم کی ہولناکی کا بیان ہے اور اہل جہنم کے اہم جرائم بیان کیے گئے ہیں جس کے مطابق وہ نماز نہیں پڑھتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، فضول بحثوں اور دین کا مذاق اڑانے میں مشغول رہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ سورت کے آخر میں قرآن مجید کو نظر انداز کرنے کی سزا کا بیان ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔اس لیے اس سورت کا نام

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ

ہے۔

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

قیامت اور آخرت کی تفصیل کا بیان سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ کا مرکزی مضمون

ہے۔

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

انسان مانے یا نہ مانے لیکن وہ اپنے حال سے خوب واقف ہے۔سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ 14 -

انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی چیز سمجھ کر اس سے -

غفلت برتتا ہے۔سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ 21-20

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کیا تسلی دی گئی ہے؟

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ﷺ یہ فکر نہ کریں کہ اس کلام کا کوئی حصہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھا نہ جائے گا۔آپ ﷺ اس لیے صرف غور سے سنتے جائیں،اس کلام کو آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر لفظ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں آخرت کی کیا دلیل دی گئی ہے؟

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں آخرت کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مر جانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ سُورَۃُ الْقِیَامَۃِ میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔اس لیے اس سورت کا نام ہے۔

مختصر جواب دیں

سُورَۃُ الدَّھرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

دھر کا معنی ہے، زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الدَّہرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُورَۃُ الْاِنْسَانِ بھی ہے۔

سُورَۃُ الدَّھرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الدَّھرِ کا مرکزی مضمون

"دنیا کی زندگی کی حقیقت اور بخشش کی نعمتوں"

کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الدَّھرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ سُورَۃُ الدَّھرِ 2

نیک بندے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ سُورَۃُ الدَّھرِ 8

حقیقی نیکی کون سی ہے؟

حقیقی نیکی وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے، جس میں آدمی نیکی کے بدلے میں کوئی بدلہ چاہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرے۔ سُورَۃُ الدَّھرِ 9

سُورَۃُ الدَّھرِ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

سُورَۃُ الدَّھرِ کے آخر میں قرآن مجید اور اس

کے نازل کرنے والے اللہ رب العزت کی عظمت کا بیان ہے۔

تفصیلی جواب دیں

سُورَۃُ الدَّہرِ مکی سورت ہے۔ اس میں اکتیس 31 آیات ہیں۔ دھر کا معنی ہے، زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الدَّہرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُورَۃُ الْاِنْسَانِ بھی ہے۔

سُورَۃُ الدَّہرِ کا مرکزی مضمون دنیا کی زندگی کی حقیقت اور بخشش کی نعمتوں کا بیان ہے۔

سُورَۃُ الدَّہرِ کے شروع میں انسان کی تخلیق، اس کی زندگی اور اس کے انجام کا بیان ہے۔ انسانوں کو دنیا میں اچھے اور بُرے اعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے، اس لیے وہ آخرت میں دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے نیک اور کافر۔

نیک لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ایسے نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتوں سے نوازے گا جن میں خوب صورت بیویاں اور خوش بودار مشروب شامل ہے۔

آخر میں اس بات کی دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مر جانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

مختصر جواب دیں

مختصر دیجیے

سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

مرسلت کا معنی ہے بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ ہے۔

سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ کا مرکزی مضمون

قیامت کے دن کے احوال کا بیان

ہے۔

سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

1-6 **سُورَۃُ الْمُرْسَلَتِ** ہوائیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی دلاتی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈراتی بھی ہیں۔

سُورَۃُ الدّھر: تعارف اور مضامین

تعارف

مقامِ نزول: یہ ایک مکی سورت ہے۔

آیات: اس میں اکتیس (31) آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: دہر کے معنی زمانہ یا وقت کے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اس لیے اس کا نام سُورَۃُ الدّھر ہے۔

دوسرا نام: اس سورت کا ایک نام سُورَۃُ الْاِنسَانِ بھی ہے۔

مرکزی مضمون: اس سورت کا مرکزی مضمون "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور بخشش کی نعمتوں" کا بیان ہے۔

خلاصہ مضامین

انسانی زندگی کی حقیقت: سورت کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔

نیک لوگوں کی صفات: اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے۔

جنتی نوازشات: جنت میں نیک لوگوں پر ہونے والی نوازشات کا ذکر ہے کہ وہ وہاں اعلیٰ خوش بودار مشروب سے لطف اندوز ہوں گے، خود بھی پئیں گے اور دوسروں کو بھی پلائیں گے۔

صبر و ذکر کی تلقین: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔

عظمتِ الٰہی و قرآن: سورت کے آخر میں قرآن مجید اور اس کو نازل کرنے والے اللہ رب العزت کی عظمت کا بیان ہے۔

مختصر جواب دیں

سورۃ المرسلت

(قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو انسان کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے سورۃ المرسلت 50 -

سورۃ المرسلت میں کون سی آیت اس مرتبہ آئی ہے؟

سورۃ المرسلت میں یہ آیت اس مرتبہ آئی ہے

اس آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ ترجمہ

تفصیلی جواب دیں

سورۃ المرسلت

سورۃ المرسلت پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

مرسلات کا معنی ہے بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سورۃ المرسلت ہے۔ سورۃ المرسلت کا مرکزی مضمون قیامت کے دن کے احوال کا بیان ہے۔ سورۃ المرسلت کے شروع میں ہواؤں کی قسموں کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے جسے قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جو اللہ ہواؤں کو چلانے، انھیں قابو میں رکھنے، ان کے ذریعے بادلوں کو پھیلانے اور سفر کروانے اور ان کے ذریعے عذاب نازل کرنے پر قادر ہے، وہ اللہ قیامت کے دن کو قائم کرنے اور اس دن حساب و کتاب برپا کرنے پر بھی قادر ہے۔

"ترجمہ: "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ : اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے اور یہ ایک آیت دس مرتبہ دہرائی گئی ہے

اس سورت میں اہل جہنم کی سزاؤں اور نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ جہنم میں جانے کی ایک بڑی وجہ آخرت کا انکار ہے۔

مختصر جواب دیں

مختصر دیجیے۔

سُورَۃُ یُوسُفَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سورۃ یوسف قرآن مجید کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ یُوسُفَ رکھا گیا ہے۔

سُورَۃُ یُوسُفَ کا مرکزی مضمون بیان کریں۔

سورۃ یوسف کا مرکزی مضمون حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے مشکل دور اور خروج کے زمانے کا بیان ہے۔

سُورَۃُ یُوسُفَ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نیکیوں سے بچنا ممکن نہیں۔ سُورَۃُ یُوسُفَ 33 -

ہمیں اپنے والدین کی عزت اور احترام کرنا چاہیے، جو انبیاء کرام علیہم السلام کا مبارک طریقہ ہے۔ سُورَۃُ یُوسُفَ 99

سُورَۃُ یُوسُفَ سے حسد کے بارے میں کیا رہ نمائی ملتی ہے؟

سورۃ یوسف میں بتایا گیا ہے کہ حسد ایک ایسی برائی ہے جو انسان کو بڑے بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے۔ سُورَۃُ یُوسُفَ 17-58

ہمیں اپنی تدبیر کے ساتھ ساتھ کسی چیز پر بھروسا رکھنا چاہیے؟

ہمیں اپنی تدبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بھروسا کرنا چاہیے۔ سورۃ یوسف 67

درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں

ترجمہ	الفاظ
یہ	تلک
ہم	نحن
سورج	الشمس
گیارہ	أحد عشر
چاند	القمر
دشمن	عدو
آپ کا رب	ربک

تفصیلی جواب دیں

درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ -

ترجمہ ہم آپ ﷺ) سے ایک بہترین قصہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعہ آپ ﷺ) کی طرف وحی فرمایا ہے۔

ترجمہ اے میرے ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

سُورَۃُ یُوسُفَ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔ -

سُورَۃُ یُوسُفَ قرآن مجید کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا گیا ہے۔ **سُورَۃُ یُوسُفَ** بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام

یہود نے مشرکینِ مکہ کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سُورَۃُ یُوسُفَ نازل فرمائی۔

سُورَۃُ یُوسُفَ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا پورا واقعہ ایک ہی تسلسل میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

سُورَۃُ یُوسُفَ کا مرکزی مضمون حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے مشکل دور اور خروج کے زمانے کا بیان ہے۔

سُورَۃُ یُوسُفَ میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کیسے کنعان سے نکل کر مصر پہنچے۔ مصر میں بنی اسرائیل کئی سالوں تک عیش و آرام سے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کو اتنی تفصیل کے ساتھ بیان فرما کر ان کافروں پر ایک حجت قائم فرمادی جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ ان پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اس واقعہ کا علم ہونے کا آپ ﷺ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا، لہٰذا یہ تفصیل آپ ﷺ کو وحی کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور بڑے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاً ایمانیات، ذکر، صبر، شکر، حیا، اخلاص، حسن سلوک، ہمدردی، درگزر، گھریلو زندگی، تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہنمائی عطا کی گئی ہے۔

مختصر جواب دیجیے۔

بنی اسرائیل کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو کیا خواب سنایا؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اباجان! میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام مصر کیسے پہنچے؟

قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر فروخت کرنے کے لیے چھپالیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں کیوں ڈالے گئے؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے برائی کی بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ عزیز مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کچھ عرصہ کے لیے جیل بھیج دیا جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف کا زمانہ کیسے گزارا؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف کے زمانہ میں صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اس کے حکموں کو پورا کرتے رہے۔ وہ کبھی زبان پر شکایت نہ لائے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انھیں زبردست عروج عطا فرمایا۔

تفصیلی #

حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے تکلیف دہ دور پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی۔ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے دس بڑے بھائیوں کا خیال تھا کہ ہم جوان ہیں اور اپنے والد کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے والے ہیں لیکن ہمارے والد کو ہم سے زیادہ یوسف سے محبت ہے۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کر دینا چاہیے یا کہیں دور پھینک آنا چاہیے تاکہ ہمارے والد کی توجہ یوسف سے ہٹ کر ہماری طرف ہو جائے۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر جنگل پہنچ گئے۔ بڑے بھائی یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کروانھیں ایک گہرے کنویں میں ڈال دو۔ لہٰذا انھوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے جنگل میں گہرے کنویں میں پھینک دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنی ایک دن زلیخا نے محل کے تمام دروازے بند کر دیے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور دروازے کی طرف دوڑے۔ جب دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو انھوں نے عزیز مصر کو کھڑا ہوا پایا۔ شوہر کو دیکھتے ہی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر برائی کا الزام لگایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً انکار کیا اور فرمایا یہ عورت مجھے برائی کی دعوت دے رہی تھی۔ عزیز مصر کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اس پر زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ یوسف علیہ السلام کی قمیض کو دیکھا جائے اگر وہ سامنے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف علیہ السلام جھوٹے ہیں اور اگر قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔ جب ان کی قمیض کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس پر عزیز مصر نے زلیخا کو ڈانٹا اور کہا کہ تم ہی گناہ گار ہو لہٰذا اپنے گناہ کی معافی مانگو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے برائی کی بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ عزیز مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ یوسف کو کچھ عرصہ کے لیے جیل بھیج دیا جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے کیسے نکالے گئے؟

مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا۔ بادشاہ نے اپنے وزیروں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ وزیروں نے کہا ہم ایسے خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل پہنچا اور انہیں بادشاہ کا خواب سنا کر تعبیر پوچھی۔ خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے پاس تشریف لائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کو کیوں کہا؟

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ جوان بھائیوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا دے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم حاصل تھا اس کی بنا پر آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس کیسے روکا؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے تھیلے میں اپنا قیمتی پیالہ جس سے ناپ کر غلہ دیا جا رہا تھا رکھوا دیا۔ پھر بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے آ کر کہا کہ تم چور ہو۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اپنے بڑے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے تھیلے سے پیالہ نکال لیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کی بینائی لوٹا دی۔

مصر میں کتنے سال قحط اور کتنے سال خوش حالی رہی؟

مصر میں سات سال قحط اور سات سال خوش حالی رہی۔

-

حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ عروج پر نوٹ

حضرت یوسف علیہ السلام ابھی جیل میں ہی تھے کہ مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے وزیروں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا یہ پریشان کر دینے والا خواب ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اس خواب کی تعبیر جان سکتا ہے۔

وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل میں پہنچا اور انہیں بادشاہ کا خواب سنایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال خوب کھیتی باڑی کرو گے، خوب غلہ ہو گا اور خوش حالی رہے گی۔ ساتھ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے تدبیر بھی بتائی کہ جو غلہ ضرورت سے بچاؤ، اس کو خوشوں میں رہنے دو تاکہ وہ دیر پا محفوظ رہے۔ پھر ان سات سالوں کے بعد قحط کے سات سال آئیں گے اور خشک سالی کی وجہ سے کھانے پینے کا سامان ختم ہو جائے گا۔ پھر ان سات سالوں کے بعد دوبارہ بارشیں ہوں گی اور خوب کھیتی باڑی ہو گی اور خوش حالی ہو گی۔

خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے پاس تشریف لائے۔ بادشاہ نے آپ کی امانت اور علم کی بنا پر آپ کو وزیر اعلیٰ بنا دیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی ایک صاحب اختیار شخصیت بن گئے۔ جلد ہی نہ صرف مصر بلکہ دور دراز کے علاقوں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی رحم دلی اور سستی قیمت میں غلہ دینے کی شہرت پہنچی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے (بھائی) بھی غلہ خریدنے کے ارادہ سے مصر پہنچے۔

جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انھیں دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن بھائی انھیں نہ پہچان سکے۔ بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے، ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے، ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلہ میں پورا غلہ عطا فرما دیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنے بھائیوں کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھیں یاد ہے کہ تم نے اپنی نادانی میں اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے جب یہ سنا تو حیرت سے بولے تو کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں یوسف ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا اور یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے بھی ان کے لیے بخشش کی دعا مانگی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری یہ قمیض لے جاؤ اور اس کو میرے والد محترم کے چہرے پر ڈال دو، اس سے ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔ آپ نے فرمایا کہ والدین اور تمام گھر والوں کو لے کر آپ سب میرے پاس مصر آجائیں۔ کچھ ہی دنوں میں قافلہ کنعان پہنچ گیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کی بینائی لوٹا دی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی نیک خاتون تھیں۔ وہ اکثر حجرے میں عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ ایک دن وہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں۔ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام عام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، میں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ بشارت دینے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر پھونکا جس کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کیا کلام کیا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کلام کیا اور کہا: "بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔" (سورۃ مریم: 30-32)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو کس بات کی دعوت دیتے تھے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر، رسولوں پر، آخرت پر، فرشتوں پر، تقدیر پر اور آسمانی کتابوں پر ایمان صادق رکھنے کی دعوت دیتے تھے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کن معجزات کا ذکر ہے؟

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درج ذیل معجزات کا ذکر آیا ہے:

اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔

پیدائشی نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دینا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں روح پڑ جاتی تھی۔

آپ علیہ السلام یہ بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا، کیا خرچ کیا اور کیا ذخیرہ کر کے گھر میں محفوظ رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب اور کنیت تحریر کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب "مسیح" اور "عبداللہ" ہے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ کا ایک لقب "روح اللہ" بھی ہے۔

تفصیلی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جامع تعارف لکھیں .

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں بھیجے گئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ آپ فلسطین میں بیت المقدس کے قریب پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام "مریم بنت عمران" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اور عبداللہ ہے اور آپ کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب روح اللہ بھی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی نیک خاتون تھیں۔ ایک دن وہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں۔ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام عام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، میں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔" حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ بشارت دینے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر پھونکا جس کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

اسلامیات: سوال و جواب (Answer Key)

شمار	سوال	درست جواب
تلاوت قرآن		
1	تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے	تعوذ اور تسمیہ
2	جب قرآن مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو اسے سننا چاہیے	خاموشی اور توجہ سے
3	اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں ہونی چاہیے	تلاوت کرتے ہوئے
4	خوب غور و فکر کرنا چاہیے	قرآن مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت
5	ہمیں سجدہ تلاوت کا طریقہ اور اس کے سیکھنے چاہیے	احکام
حضرت محمد ﷺ		
6	حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور رسول ہیں	آخری
7	اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو غالب فرمایا	آپ ﷺ کے ذریعے
8	اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے	قرآن مجید میں
9	اے نبی ﷺ بلاشبہ جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ بیعت کرتے ہیں	اللہ تعالیٰ ہی سے
10	اہل ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں	نبی کریم ﷺ
11	آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہل ایمان کی ہیں	مائیں
سورۃ الزخرف		
12	"زخرف" لفظ کا معنی ہے	سونا (Gold)
13	اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا ہے	بے حیثیت
14	جاہلیت کے زمانے میں لوگ منحوس سمجھتے تھے	عورتوں/بیٹیوں کو
15	سورۃ الزخرف میں تفصیلی تذکرہ ہے	توحید و شرک کا
سورۃ الدخان		
16	"دخان" کا معنی ہے	دھواں
17	سورۃ الدخان نازل ہوئی	قحط کے زمانے میں
18	کافروں نے قحط دور کرنے کی دعا کروانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا	ابو سفیان کو
19	قرآن مجید آسمان سے زمین پر نازل کیا گیا	شب قدر میں
20	انسان جنت میں جائے گا	اللہ تعالیٰ کے فضل سے
سورۃ الجاثیۃ		
21	سورۃ الجاثیۃ کا مرکزی مضمون ہے	توحید اور آخرت
22	قیامت کے دن لوگ خوف اور بے بسی سے بیٹھے ہوں گے	گھٹنوں کے بل
23	گھٹنوں کے بل بیٹھنے اور گھٹنوں کے بل چلنے کو کہتے ہیں	جاثیۃ
24	سورۃ الجاثیۃ کے مضامین ملتے جلتے ہیں	سورۃ الدخان سے

		سورۃ ق
حروف مقطعات سے	سورۃ ق کا آغاز ہوتا ہے	25
قیامت	سورۃ ق کا مرکزی مضمون ہے	26
اللہ تعالیٰ	ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے	27
نامہ اعمال	سورۃ ق کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کو دیے جائیں گے	28
کراماکاتبین	انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں	29
		سورۃ الطور
کوہ طور	وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا	30
صبح شام	سورۃ الطور کے مطابق رب کی حمد و تسبیح کی جائے	31
مصر میں جزیرہ نما سینا	کوہ طور واقع ہے	32
کوہ سینا	کوہ طور کا ایک اور نام ہے	33
مشرکین کے	سورۃ الطور میں اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں	34
		سورۃ النجم
ستارہ	"نجم" کا معنی ہے	35
سورۃ النجم	وہ سورت جسے سن کر مشرکین بھی بے اختیار سجدہ میں پڑ گئے تھے، ہے	36
وحی لانا	حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری تھی	37
جسے اجازت ملے گی	قیامت کے دن سفارش صرف وہی کر سکے گا	38
ستارے کی	سورۃ النجم کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے	39
		سورۃ القمر
چاند	"قمر" کا معنی ہے	40
نصیحت کے لیے	قرآن مجید کو آسان بنا دیا گیا ہے	41
اہل مکہ کے سامنے	حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا	42
سُوْرَۃُ الْقَمَرِ میں	سورۃ القمر میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزے کا ذکر ہے	43
فرمان برداروں (متقیوں) کا	سورۃ القمر کے آخر میں اچھا انجام بیان کیا گیا ہے	44
		سورۃ الرحمن
سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کو	قرآن مجید کی زینت کہا جاتا ہے	45
انسان اور جنوں کو	سورۃ الرحمن میں مخاطب کیا گیا ہے	46
انسان اور جنات	صاحب اختیار مخلوق ہیں	47
الرحمن	سورۃ الرحمن کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے	48
اکتیس (31) بار	سورۃ الرحمن میں آیت "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ" دہرائی گئی ہے	49

		سورۃ الواقعۃ
قیامت	سورۃ الواقعۃ میں "واقعہ" سے مراد ہے	50
تین گروہوں میں	سورۃ الواقعۃ کے مطابق قیامت کے دن انسانوں کو تقسیم کیا جائے گا	51
سورۃ الواقعۃ	یہ سورت پڑھنے والا فاقہ کا شکار نہیں ہوتا	52
تفصیل کے ساتھ	سورۃ الواقعۃ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں	53
قرآن مجید کی	سورۃ الواقعۃ کے آخر میں سچائی کا بیان ہے	54
		سورۃ الملک
سورۃ الملک	حدیث نبوی ﷺ کے مطابق عذاب کو روکنے والی سورت ہے	55
اللہ تعالیٰ کو	قیامت کے آنے کا یقینی علم ہے	56
سورۃ السجدۃ کی	نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے سورۃ الملک کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے	57
		سورۃ القلم
قلم کی	سورۃ القلم کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے	58
کنجوسی کی وجہ سے	سورۃ القلم کے مطابق نعمت چھین لی جاتی ہے	59
اِن شاء اللہ	کسی بھی کام کا ارادہ کرتے ہوئے کہنا چاہیے	60
باغ والوں کا	سورۃ القلم میں واقعہ بیان ہوا ہے	61
صبر کی	سورۃ القلم میں نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی ہے	62
		سورۃ الحاقۃ
قیامت	سورۃ الحاقۃ میں "الحاقۃ" سے مراد ہے	63
آندھی کا	قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا	64
جہنم میں	جن لوگوں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جائیں گے	65
صور پھونکتے ہی	قیامت کے دن زمین و آسمان میں تبدیلیاں رونما ہوں گی	66
غرق کر دیا گیا	آل فرعون کا کیا انجام ہوا؟	67
		سورۃ المعارج
سیڑھیاں/بلندیاں	"معارج" کا معنی ہے	68
اپنے مال میں	ہمیں ضرورت مند اور محروم لوگوں کے لیے حصہ رکھنا چاہیے	69
پچاس ہزار سال کے	قیامت کا ایک دن برابر ہوگا	70
قیامت کے	سورۃ المعارج میں احوال بیان کیے گئے ہیں	71
پگھلے تانبے جیسا/تیل کی تچھٹ	سورۃ المعارج میں آسمان کو قرار دیا گیا ہے (آیت 8)	72
		سورۃ نوح
حضرت نوح علیہ السلام نے	اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی	73
کوہ جودی	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جس پہاڑ کے پاس رکی اس کا نام تھا	74
انگلیاں کانوں میں ڈال لیں	حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سن کر قوم کا ردعمل تھا	75

صبر	ایمان والوں کو مشکلات میں اختیار کرنا چاہیے	76
		سورۃ المزمل
سورۃ المزمل میں	تہجد کی نماز کا ذکر ہے	77
چادر میں لپیٹنے والے	"مزمل" کا معنی ہے	78
ابتدائی زمانے میں (مکی دور)	سورۃ المزمل نازل ہوئی	79
تہجد	سورۃ المزمل میں نفل نماز کا ذکر آیا ہے	80
اسلام کی دعوت کا/صبر کا	سورۃ المزمل میں خصوصی بیان ہے	81
		سورۃ المدثر
چادر اوڑھنے والے	"مدثر" کے معنی ہیں	82
سورۃ المدثر کی	سورۃ العلق کے بعد آیات نازل ہوئیں	83
جسم، لباس، کردار (تینوں کو)	ہمیں پاک وصاف رکھنا چاہیے	84
اسلامی دعوت (ڈراوا اور تبلیغ)	سورۃ المدثر کا مرکزی مضمون ہے	85
مسکینوں کو	سورۃ المدثر کے مطابق اہل جہنم دنیا میں کھانا نہیں کھلاتے تھے	86
		سورۃ القیامۃ
قیامت کے دن کی	سورۃ القیامۃ کی پہلی آیت میں قسم بیان فرمائی گئی ہے	87
متقی لوگ/اہل ایمان	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے	88
اداس/بگڑے ہوئے	قیامت کے دن گناہ گاروں کے چہرے ہوں گے	89
قیامت کے	سورۃ القیامۃ کے شروع میں دلائل دیے گئے ہیں	90
قرآن مجید کی	سورۃ القیامۃ میں خصوصی حفاظت کا ذکر ہے	91
		سورۃ الدہر (الانسان)
زمانہ	"دھر" کا معنی ہے	92
دنیا کی محبت	آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے	93
امتحان کے لیے	اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے	94
صبر اور ذکر کی	سورۃ الدھر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تلقین کی گئی ہے	95
خوشبودار مشروب سے (کافور)	سورۃ الدھر کے مطابق اہل جنت لطف اندوز ہوں گے	96
		سورۃ المرسلات
ہوائیں	سورۃ المرسلات میں "مرسلات" سے مراد ہیں	97
قیامت کے احوال	سورۃ المرسلات کا مرکزی مضمون ہے	98
قیامت کی	سورۃ المرسلات میں ہواؤں کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے	99
قرآن مجید	انسان کو ایمان پر آمادہ کرنے والی سب سے بڑی دلیل ہے	100
آخرت کا (یوم الفصل کا)	دوزخ میں جانے کی ایک بڑی وجہ انکار ہے	101

درست جواب	سوال	نمبر شمار
مشرکین کے ذریعے	یہود نے بنی اسرائیل کے بارے میں سوال کیا تھا	102
حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ	قرآن مجید میں کسے سب سے احسن قصہ قرار دیا گیا ہے؟	103
اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر	نیکی کرنا ممکن نہیں	104
معاف کر دینا چاہیے	بدسلوکی کرنے والوں کے ساتھ ہمارا ردعمل ہونا چاہیے	105
وحی کے ذریعے	حضرت محمد ﷺ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات معلوم ہوئے	106
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا ہیں	107
اسرائیل	حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا جاتا ہے	108
بارہ	حضرت یعقوب علیہ السلام کے کل بیٹے تھے	109
گیارہ	حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں کتنے ستارے دیکھے؟	110
بھائیوں نے	حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا	111
قافلے والوں نے	حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا	112
مصر	حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام بنا کر لے جایا گیا	113
برائی کی	عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت دی	114
دو نوجوان	حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں داخل کیے گئے	115
بینائی	حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسفؑ کی جدائی میں کھو دی	116
اپنی قمیض	حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے بھجوائی	117
کافر	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں	118
تخت پر	مصر آمد پر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو بٹھایا	119
تعوذ اور تسمیہ	تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے	120
خاموشی اور توجہ سے	جب قرآن مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو اسے سننا چاہیے	121
تلاوت کرتے ہوئے	اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں ہونی چاہیے	122
قرآن مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت	خوب غور و فکر کرنا چاہیے	123
آداب	ہمیں سجدہ تلاوت کا طریقہ اور اس کے سیکھنے چاہیے	124
آخری	حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور رسول ہیں	125
آپ ﷺ کے ذریعے	اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو غالب فرمایا	126

قرآن مجید میں	اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے	127
اللہ تعالیٰ ہی سے	اے نبی ﷺ، بلاشبہ جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ بیعت کرتے ہیں	128
نبی کریم ﷺ	اہل ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں	129
مائیں	آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہل ایمان کی ہیں	130

عربی مشکل الفاظ معانی۔ قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں

معنی/ترجمہ	قرآنی الفاظ	شمار
نر(مذکر)	اَلذَّكَر	14
اس نے ہنسایا	اَضْحَكَ	15
مادہ(مونث)	اَلْاُنْثٰى	16
بدلہ	اَلْجَزَاء	17
مختلف حالتوں سے گزار کر	اَطْوَاراً	18
اوپر نیچے(تہہ بہ تہہ)	طِبَاقًا	19
فرش/بچھونا	بِسَاطًا	20
کھلے راستے	سُبُلًا فِجَاجًا	21
وہ/یہ	تِلْكَ	22
ہم	نَحْنُ	23
سورج	اَلشَّمْسُ	24
گیارہ	اَحَدَ عَشَرَ	25
چاند	اَلْقَمَر	26
دشمن	عَدُوٌّ	27
آپ کا رب	رَبُّكَ	28

شمار	قرآنی الفاظ	معنی/ترجمہ
1	اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ نے نازل فرمایا
2	يَبُثُّ	وہ پھیلاتا ہے
3	اَلرِّيَاح	ہوائیں
4	اَللَّيْل	رات
5	اَحْيَا	اس نے زندہ فرمایا
6	يُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں
7	اَلذِّكْرٰى	نصیحت
8	تَنْفَعُ	فائدہ دیتی ہے
9	خَلَقْتُ	میں نے پیدا کیا
10	اَلْاِنْس	انسان
11	وَيْلٌ	ہلاکت ہے
12	سَعٰى	اس نے کوشش کی
13	لَيْسَ	نہیں ہے